(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَۃُ مِنْ بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِی وَالْعِتْرَۃِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظة

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چودھری

ہدیہ .... =/200 روپے

وہ کہتا ہے: میں نے کائنات کے آقا امام باقرؑ کی سترہ سال خدمت کی جب میں نے حضرت کو چھوڑنے اور الوداع کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے آپ سے عرض کیا: کہ مجھے کوئی حدیث ارشاد فرمائیں، جس سے میں استفادہ کروں۔ امامؑ نے فرمایا: اے جابر! سترہ سال ہماری خدمت کے بعد بھی ہماری حدیث کے سننے کے منتظر ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں آپ ایک ایسا سمندر ہیں جس سے جتنا بھی لیں ختم نہیں ہوگا، اور اس کی تہ تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ آپ نے فرمایا:

یا جابر! اَبلِغ شیعَتیَ عَنّی السَّلامَ وَأَعلِمهُم اَنَّهُ لا قَرابَةَ بَینَنا وَبَینَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَلا یُتَقَرَّبُ اِلَیهِ اِلَّا بِالطّاعَةِ لَهُ یا جابِرُ مَن اَطاعَ اللّٰہَ وَأَحَبَّنا فَهُوَ وَلِیُّنا وَمَن عَصَی اللّٰہَ لَم یَنفَعهُ حُبُّنا

"اے جابر! میرے شیعوں کو میرا اسلام پہنچانا اور ان کو بتانا کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اس کی اطاعت کرنے کے بغیر اس کا قرب حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اے جابر! جو خدا کی اطاعت کرے اور ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہو، وہ ہمارا دوست ہے اور جو کوئی خدا کی نافرمانی کرے تو ہماری محبت اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ اے جابر! کس نے خدا سے کوئی درخواست کی ہے اور اس نے اس پر رحمت نہ کی ہو؟ یا خدا پر بھروسہ کیا ہو اور وہ اس کے لئے کافی نہ رہا ہو؟ یا اس پر اعتماد اور اطمینان پیدا کیا ہو اور اس نے نجات نہ دی ہو؟

اے جابر! دنیا کو ایک مسافر خانہ سمجھو کہ جس میں تھوڑی دیر کے لئے رکتا ہے اور وہاں سے چلے جانا۔ کیا دنیا اس سواری کی طرح نہیں ہے جس پر تو خواب میں سوار ہوا ہو اور جب بیدار ہوا تو اس کی کوئی خبر نہ تھی، نہ تو اس پر سوار تھا اور نہ اس کی لگام تیرے ہاتھ میں تھی، بلکہ تو تو بستر پر آرام کر رہا تھا؟ یا اس لباس کی طرح جو تو نے پہنا ہو اور یا اس کنیز کی طرح جس کے ساتھ تو بستر پر سویا ہو؟

اے جابر! صاحبان عقل کے نزدیک دنیا چلتے ہوئے سائے کی طرح ہے۔ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) اہل ایمان کی عزت و آبرو ہے۔

نماز اخلاص کا چراغ، تکبر اور خود پسندی سے دوری کا سبب ہے۔ زکوٰۃ روزی میں اضافہ کا موجب ہے۔ روزہ اور حج دل کو آرام پہنچاتے ہیں۔ قصاص اور حدود کا جاری کرنا خون ریزی سے روکتے ہیں، اور ہم اہل بیتؑ سے محبت و دوستی دین کے امور میں نظم و نسق پیدا کرتی ہے۔ خدا تبارک و تعالیٰ ہمیں اور تمھیں ان میں سے قرار دے، جو تنہائی میں خدا سے ڈرتے ہیں اور قیامت سے خوف کھاتے ہیں۔ (امالی طوسی: ۲۹۲ حدیث ۳۹ مجلس ۱۱، بحارالانوار: ۸/۱۸۲ حدیث ۸)

خدا کی نافرمانی اور اہل بیتؑ سے محبت

مؤلفؒ فرماتے ہیں: روایت کا یہ جملہ جو آپ نے فرمایا کہ جس نے خدا کی نافرمانی کی، اسے ہماری محبت کوئی فائدہ نہ دے گی، ظاہراً دوسری روایات کے ساتھ جو اہل بیتؑ کی محبت گناہوں کے باوجود فائدہ دینے کا ذکر کرتی ہیں، مخالف نظر آتی ہیں۔ اب دو طرح کی روایات کے درمیان اختلاف کو ختم کرنے کے لئے ہم کہتے ہیں۔

کہ یہ روایت اس گروہ کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو اپنے آپ کو اہل بہشت سے خیال کرتے ہیں اور زندگی کو گناہوں کے ارتکاب میں آزاد اور ہر طرح کے خطرے سے محفوظ شمار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے امامؑ نے ان سے فرمایا ہے کہ ہماری دوستی کی وجہ سے مغرور نہ ہو جائیں، یا اس روایت کا مقصد یہ ہے کہ ہماری دوستی گناہ گاروں کو دنیا اور عالم برزخ کے مصائب اور عذاب میں کوئی فائدہ نہ دے گی، لیکن قیامت کے عذاب کے لئے فائدہ مند ہوگی۔ اسی تفصیل کی طرف اشارہ کرتی ہے علی بن ابراہیمؒ کی وہ روایت جو آیت

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ. (سورہ الرحمٰن: آیت ۳۹)

کی تفسیر میں نقل کی ہے کہ جس نے بھی امیر المومنینؑ کی ولایت کو قبول کر لیا اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری چاہی، ان کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا لیکن اس کے باوجود گناہ کا ارتکاب کیا اور دنیا میں توبہ نہ کر سکا، تو عالم برزخ میں ان گناہوں کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔ البتہ جب قیامت کے دن وارد محشر ہوگا تو اس کے لئے کوئی گناہ باقی نہ ہوگا کہ جس کی وجہ

سے اسے پوچھ کچھ ہوگی۔ (تفسیر قمی:۲۲۰، تفسیر برہان ۱/۳۶۸، بحارالانوار:۷۰/۳۳۹ حدیث ۷۷)

یا یہ کہا جائے کہ کچھ گناہ ایسے ہیں، جو محبت ہی کو ختم کر دیتے ہیں یعنی محبت اور دوستی ہی باقی نہیں رہتی جو کوئی اثر کرے۔ اس کی دلیل امام حسن عسکریؑ کی وہ روایت ہے جو حضرت نے اپنی تفسیر میں پیغمبر اکرمؐ سے نقل فرمائی ہے۔

یا عباد الله فاحذروا الانهماک فی المعاصی والتهاون بها، فان المعاصی یستولی بها الخذلان علی صاحبها، حتی یوقعه فیما هو اعظم منها، فلا یزال یعصی ویتهاون ویخذل ویوقع فیما هو اعظم مما جنی حتی یوقعه فی رد ولایة وصی رسول الله ودفع نبوة نبی الله ولا یزال ایضا بذلک حتی یوقعه فی دفع توحید الله والالحاد فی دین الله

(تفسیر امام عسکریؑ:۲۶۳ حدیث ۱۳۲، بحارالانوار:۷۳/۳۶۰ حدیث ۸۳، تنبیہ الخواطر:۲/۱۰۲)

گناہوں کو حقیر شمار کرنے والا بے دین ہو جاتا ہے

اے لوگو! گناہوں میں ڈوبنے اور ان کو حقیر شمار کرنے سے بچو، کیونکہ گناہ (گناہ گار پر) رسوائی و ذلت کو سوار کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے اس سے بھی بڑے گناہ کے ارتکاب میں مبتلا کر دیتے ہیں، پھر وہ ہمیشہ نافرمانی کرتا ہے، اور اس نافرمانی کو کچھ نہیں سمجھتا اور اپنے آپ کو ذلیل کر لیتا ہے، اور آخر کار بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے حتی کہ مرحلہ یہ آ جاتا ہے کہ رسولؐ خدا کے وصی و جانشین کی ولایت کا انکار کر بیٹھتا ہے اور پیغمبر کی نبوت کو رد کر دیتا ہے اور آہستہ آہستہ شقاوت میں اتنا آگے چلا جاتا ہے کہ خدا کی توحید کا بھی منکر ہو جاتا ہے۔ خدا کے دین میں ملحد (یعنی بے دین) بن بیٹھتا ہے۔"

آٹھویں باب کی حدیث نمبر بتیس (۳۲) بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے۔ نیز امام باقرؑ نے فرمایا:

ما عرف الله من عصاه

"جس نے خدا کی نافرمانی کی در حقیقت اس نے خدا کو نہیں پہچانا"

اور حضرت نے یہ شعر پڑھا۔

تَعْصِی الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هٰذَا لَعَمْرُکَ فِی الْفَعَالِ بَدِیْعٌ
لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٌ

(تحف العقول:۲۹۳، بحارالانوار:۷۸/۳۴۷ حدیث ۲۱)

"خدا کی نافرمانی کرتے ہو اور اظہار دوستی کرتے ہو۔ دین اور مذہب کی قسم یہ افعال میں عجیب چیز کا اظہار ہے"

اگر حقیقت میں اس کے ساتھ دوستی رکھتے ہو تو اس کی فرمانبرداری کرو۔ ہر دوست اپنے دوست کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔"

قیامت کے دن شیعوں کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکیں گے

(۱۸/۳۶۸) طبری کتاب بشارت المصطفیٰ میں امام باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ یَبْعَثُ شِیْعَتَنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ وَوُجُوْهُهُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ

"خدا ہمارے شیعوں کو قیامت کے دن قبروں سے اس طرح اٹھائے گا کہ گناہوں اور عیوب کے باوجود ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

وہ بے خوف ہوں گے اور ان کی برائیاں پوشیدہ ہوں گی، اور انھیں آرام و اطمینان عطا کیا گیا ہوگا۔ لوگ ڈر رہے ہوں گے، اور انھیں کسی قسم کا خوف نہ

آٹھواں حصّہ

واجب التعظیم اور
حقائق کو ظاہر کرنے والے
حضرت امام جعفر بن محمد (صادق) صلوات اللہ علیہ
کے افتخارات و کمالات کے سمندر سے
ایک قطرہ

حضرت نے وفات کے وقت اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا: میرے سب رشتہ داروں کو جمع کرو۔ جب سب اکٹھے ہوگئے تو آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا:

إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوۃِ

"جو نماز کو ہلکا جانے گا اس تک ہماری شفاعت نہیں پہنچے گی"

(ثواب الاعمال: ۲۲۸، بحارالانوار: ۸۳/۱۹ حدیث ۳۱، ۸۲/۲۳۴ حدیث ۱۰)

لفظ "اللہ" کی تفسیر

(۷/۳۷۷) شیخ صدوقؒ کتاب توحید میں امام صادقؑ سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی تفسیر میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے لفظ "اللہ" کی تفسیر کے ضمن میں فرمایا:

آلاء الله على خلقه من النعيم بولايتنا واللام: الزام الله خلقه ولايتنا

قلت: فالهاء قال: هو ان لمن خالف محمداً وآل محمد عليهم السلام

"لفظ اللہ میں الف اشارہ ہے اس چیز کی طرف کہ خدا کی نعمتیں اس کی مخلوق کو ہماری ولایت کے سبب ملی ہیں اور لام کا اشارہ ہے کہ خدا نے ہماری ولایت کو اپنے بندوں پر واجب اور لازم قرار دیا ہے" اور میں کہتا ہوں۔ کہ ہاء کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جس نے محمد و آل محمد علیہم السلام کی مخالفت کی وہ ذلیل اور رسوا ہوا"۔ (التوحید: ۲۳۰ حدیث ۲، تاویل الآیات: ۱/۳۳ حدیث ۲، تفسیر برہان: ۱/۳۳ حدیث ۹)

اہل بیتؑ کے شیعہ ہی اہل بہشت ہیں

(۸/۳۷۸) صفوان جمال سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتا ہے:

میں حضرت امام صادقؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے، ہمارے تمام شیعہ اہل بہشت ہیں، حالانکہ شیعوں کے درمیان ایسے گروہ بھی ہیں جو گناہ اور برے اعمال کا ارتکاب کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں، دنیادار ہیں اور عیاشی کی زندگی گذارتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

نَعَمْ هُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ شِيْعَتِنَا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يُبْتَلٰى بِسُقْمٍ اَوْ مَرَضٍ اَوْ بِدَيْنٍ اَوْ بِجَارٍ يُؤْذِيْهِ اَوْ بِزَوْجَةِ سُوْءٍ فَاِنْ عُوْفِيَ مِنْ ذٰلِكَ شَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّزْعَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ

"ہاں وہ سب جنتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی دنیا سے نہ جائے گا، مگر یہ کہ وہ جسمی یا روحی بیماری میں مبتلا ہوگا، یا مقروض ہوگا یا ایسے ہمسائے کے ساتھ مبتلا ہوگا جو اسے تکلیف پہنچائے گا، یا بداخلاق بیوی کی بداخلاقی میں مبتلا ہوگا، اور اگر ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو تو جان کنی کے وقت اس پر سختی ہوگی تا کہ یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو اور وہ اس دنیا سے بغیر گناہ کے جائے گا۔"

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جو حقوق دوسروں کے اس کی گردن پر ہوں گے ان کو کون ادا کرے گا اور ان کو کون راضی کرے گا؟"

حضرت نے فرمایا:

ان الله عزوجل جعل حساب خلقه يوم القيامة الى محمد وعلى عليهما فكل ما كان من شيعتنا حسباه من الخمس في اموالهم وكلما كان بينهم وبين خالقهم استوهبناه حتى لا يدخل احد من شيعتنا النار.

"خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حساب و کتاب قیامت کے دن محمدؐ اور علیؑ کے سپرد کرے گا، پس جو ہمارے شیعوں کی گردن پر حقوق ہوں گے ہم خود ان کی ذمہ داری لے لیں گے، اور خمس کا حق جو ہم ان کے اموال میں رکھتے ہیں، اس سے ہم حساب کر لیں گے اور وہ جو ان کے اور خدا کے درمیان حقوق ہوں گے خدا سے ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے، تا کہ ہمارے شیعوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہو۔"

(ارشاد فی الفضائل: حدیث ۱۷۵، بحارالانوار: ۹۸/۱۱۴ حدیث ۳۲)

ایک فارسی شعر کا ترجمہ

مؤلف فرماتے ہیں: واجب التعظیم شیخ ابراہیم بن سلیمان قطیفی نے کتاب الوافیہ میں اسی مطلب سے مربوط اٹھارہ حدیثیں نقل کی ہیں۔

ایک فارسی شاعر نے اس مطلب سے مربوط کچھ اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

اشعار کا ترجمہ:

"میں خدا کے لطف و کرم سے جنت الفردوس کے منظر کی امید لگائے ہوئے ہوں
اگرچہ میں نے میخانہ کی بہت زیادہ دربانی کی ہے۔"

اے مرادوں کے خزانے! ریشم جیسے نازک دل پر سایہ کر، کیونکہ میں نے تیری سخاوت کو دیکھ کر اس گھر کو ویران کیا ہے۔"

بے شک امام خدا کے ارادہ کا ٹھکانہ اور آشیانہ ہوتا ہے

(۹/۲۷۹) کتاب منہج التحقیق میں مفضل سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادق نے فرمایا:

لَوْ اُذِنَ لَنَا اَنْ نَعْلَمَ النَّاسَ حَالَنَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتَنَا عِنْدَهُ لَمَا احْتَمَلْتُمْ!

"اگر ہمیں اجازت ہوتی کہ ہم لوگوں کو بتاتے کہ خدا کے نزدیک ہمارا حال اور ہمارا مقام و مرتبہ کیا ہے تو تم برداشت نہ کر سکتے اور قبول نہ کرتے"

راوی نے عرض کیا: آپ کی مراد آپ کے علمی مقامات ہیں؟ حضرت نے فرمایا: علم ان مقامات میں سے کم تر اور آسان تر ہے۔ بے شک امام خدا کے ارادہ کا ٹھکانہ اور آشیانہ ہوتا ہے، اور سوائے خدا کی مرضی کے کچھ نہیں چاہتا۔ (المختصر: ۱۲۸، بحارالانوار: ۲۵/۳۸۵ حدیث ۴۱)

کوئی چیز امام سے پوشیدہ نہیں ہوتی

(۱۰/۲۸۰) شیخ مفید کتاب اختصاص میں امام صادق سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

ان الدنیا لتمثل للامام فی مثل فلقة الجوز فلا یعزب عنه منها شیئ